القرآن المجید

وکلا وعد اللہ الحسنی واللہ بما تعملون خبیر

ترجمۃ القرآن

اور اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ کرام سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے اور وہ تمہارے تمام عملوں سے باخبر ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا تتخذو هم غرضا من بعدی

میرے صحابہ پر کبھی بھی اعتراض نہ کرنا (الحدیث)

الا مرواحد الا ما اختلفنا فیه من دم عثمان

میرا اور معاویہ کا دین ایک ہی ہے، بس ہم میں جناب عثمان کے قصاص کے متعلق اختلاف ہو گیا تھا (فرمان علی المرتضیٰ)

شخصیت

جناب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حسب الارشاد: پاسبان مسلک مجددیہ، نقیب اہل بیت اطہار

حضور رقبلۂ عالم الحاج پیر سید محمد باقر علی شاہ صاحب بخاری زید مجدہ

زیب سجادہ آستانہ عالیہ نوریہ حضرت کیلیا نوالہ شریف

مرتبہ

جگر گوشہ شیخ القرآن والحدیث

علامہ الحاج حافظ شفقات احمد نقشبندی مجددی کیلانی

حفظہ اللہ عما لا یلیق

ناشر دار التبلیغ آستانہ عالیہ نوریہ حضرت کیلیا نوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ

CamScanner

پیش لفظ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۰ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

امابعد: الحمدللہ ہم اہلِ سنت اہلِ نسبت ہیں۔ ہماری ہر نگاہ جمالِ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طلبگار ہے۔ ہمیں توحید بھی بواسطہ حضور سیدُ الانبیاء والمرسلین خاتم النبیّین حضور پرنور نبی کریم رؤوف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوئی۔ ہر زمانہ الفتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویدار ہے مگر سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر کا حق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ہی ادا کیا۔ صحابی کی متفق علیہ تعریف یہ ہے کہ جس نے بھی بحالتِ ایمان حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا لمحہ بھی شرفِ صحبت و دیدار حاصل کیا اور حالت ایمان میں ہی وصال فرمایا وہ صحابیِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور ہر صحابیِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد والی جمیع امت سے افضل و اعلیٰ ہونا بھی ایک مسلمہ عقیدۂ اہل سنّت و جماعت ہے۔ مدارِ نجات فقط عقیدۂ اہل سنت و جماعت رکھنے اور اس کے مطابق اعمال صالحہ پر ہے۔ حق فقط اسی سوادِ اعظم میں مشہود اور محصور ہے۔ تمام اولیاءِ کرام اسی گروہ سے ہوئے اور تا قیامت ہوتے رہیں گے۔ صالحین و اولیاء اللہ اہل انعام ہیں۔ کتنی عام فہم بات ہے کہ ہم نماز میں صِرَاطُ الْقُرْآنْ یاصِرَاط

الحدیث کا سوال نہیں کرتے کیونکہ ممکن ہے ہر مدعیٔ قرآن و حدیث کا دعویٰ درست نہ ہو بلکہ ہم نماز میں سوال کرتے ہیں صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ یا اللہ ہمیں انعام والوں کی راہ نصیب فرما اہلِ انعام کی راہ ہی صِراطِ مُستقیم ہے قرآن و حدیث کے صحیح و معتبر معانی وہی ہوں گے جو اہلِ انعام کریں گے اللہ کریم فرماتے ہیں اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ انعام ان چار گروہوں میں حصر ہے انبیاء صدیقین اور شہداء کے بعد اب قیامت تک صالحین کا گروہ اہلِ انعام ہے اور وہ جاری و ساری ہے صالحین کے کما حقہ، مصداق، اولیاء اللہ ہیں۔ اللہ کا ولی، ولی اللہ ہی اس وقت بنتا ہے جب اللہ کا انعام اس کے شامل ہو جائے تو اس کے عقیدۂ حق ہونے میں کیا شک رہ سکتا ہے؟ اولیاء اللہ معیارِ ہدایت اور صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کی چلتی پھرتی مثالیں ہیں بالخصوص جب کوئی اپنے آپ کو اہلِ سنت و جماعت قرار دیتا ہے تو اسے حضور غوث پاک شہنشاہِ بغداد پیرانِ پیر دستگیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ، حضرت داتا گنج بخش قدس سرہٗ، حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ جیسی ہستیوں کی حقانیت پر اور تمام سلاسل کے دیگر اولیاء اللہ کی حقانیت بالخصوص حقانیتِ عقائد پر کوئی اعتراض نہیں رہتا اور اعتراض ہونا بھی نہیں چاہیے کیونکہ یہ انعام والا گروہ ہے اور لاکھوں لوگ ان کے وسیلۂ جلیلہ سے

دائرۂ اسلام میں داخل اور ہدایت یافتہ ہوئے ہیں انبیاء کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام معصوم ہیں تو اولیاء اللہ محفوظ من اللہ ہوتے ہیں ہوسکتا ہے کہ ہر عالم عارف نہ ہو لیکن ہر عارف عالم ہوتا ہے ان کی روحانیت زندہ ہوتی ہے اللہ کریم انہیں عقیدہ و عمل کی تمام لغزشوں سے اپنے فضل و کرم سے محفوظ فرماتے ہیں۔

اسی پس منظر میں آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف کی طرف سے احقاق حق اور ابطالِ باطل کیلئے "افضلیتِ شیخین" نامی کتاب شائع کی گئی جس میں تمام سلاسل کے بزرگانِ دین کا عقیدۂ حقہ درج کیا گیا کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات میں سب سے افضل ہیں الحمدللہ! جس جس سلسلہ عالیہ کا کوئی خادم تھا اس نے جب اپنے بزرگوں کے عقائد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی افضلیت کے بارے میں پڑھے تو راہ راست پر آگئے اور شیعیت کی ایک نئی قسم تفضیلی فرقہ کا قلع قمع ہوگیا۔

یہ کتاب اس سلسلہ کی دوسری کاوش ہے لیکن اب اس کا موضوع سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی ہے۔

CamScanner

ہم الحمد للہ نہ رافضی ہیں نہ خارجی بلکہ سچا عقیدہ اہل سنت و جماعت رکھنے والے ہیں آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف سے حضور قبلہ عالم غوث زمانہ حضرت الحاج پیر سید محمد باقر علی شاہ صاحب بخاری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم القدسیہ کے حکم سے چار کتب 1 مناقب اہل بیت مصطفیٰ 2 عظمت اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم 3 کردار یزید 4 سلام دربارگاہ حضرت امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وشہداء کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم مع حدیث قسطنطنیہ اور یزید لعین'' شائع ہو چکی ہیں جن میں سے ہر ایک تحقیق میں اور جذبۂ حب اہل بیت پاک میں اپنی مثال آپ ہے دلائل کے انبار ہیں سوائے اس شخص کے کہ جس کی قسمت میں ایمان اور حب اہل بیت کی کشتیٔ نجات میں سوار ہونا نہیں لکھا یا دوسرا وہ جو ہر صورت یزید لعین کے ساتھ ہی روزِ قیامت اٹھنا چاہتا ہے ایسے بدبختوں کے علاوہ ہر شخص کے لیے ان کتب میں حبِ اہل بیت پاک کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر موجود ہے اسی طرح آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف سے چار کتب ۱۔ تعارف حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۔ مناقب حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۳۔ دو ضخیم جلدوں میں دشمنانِ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علمی

محاسبہ ۴ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں اہل بیت رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ شائع ہو چکی ہیں

آستانہ عالیہ سے شائع ہونے والی کتب کا مقصد فقط مسلکِ اہلسنت کی ترویج ہے۔

زیرِ نظر کتاب سمیت مذکورہ کتب کا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت مولا علی مشکل کشا شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (نعوذ باللہ) مقابلے پر لایا جائے بلکہ صرف یہ بتانا مقصد ہے کہ حضور مولا علی حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالاتفاق اور بالاجماع حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہیں جس طرح اس عقیدہ پر اجماعِ امت ہے اسی طرح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صحابیٔ رسول ہونے اور کاتبِ وحی ہونے پر بھی اجماعِ امت ہے۔

گستاخِ حضرت امیر معاویہ اہل سنت سے خارج ہے:۔

صحابی اور کاتب وحی ہونے اور دیگران گنت فضائل کی بنا پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے سروں کا تاج ہیں اگر ان کے متعلق اشارتاً یا کنایۃً بھی قصداً بے ادبی کی جائے یا ان کے شرفِ صحابیت کا انکار کیا جائے تو وہ آدمی مسلکِ اہل

سنت و جماعت سے خارج ہے کیونکہ اگرچہ صحابہ میں بھی درجات ہیں لیکن ہر صحابی کو صحابی ماننا اور اس کے شرفِ صحابیت کا انکار نہ کرنا اہل سنت و جماعت کے نزدیک ضروری ہے اس کی مثال ایسے ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء کرام ہیں ان میں درجات وفضلیت کے لحاظ سے فرق ہے اور ہمارے آقا ومولا صلی اللہ علیہ وسلم بلا شک وشبہ سب انبیاء سے افضل ہیں لیکن نفس نبوت میں سب نبی برابر ہیں ان میں سے کسی ایک نبی کا منکر جملہ انبیاء کا منکر شمار ہوگا مثلاً اگر کوئی کلمہ شریف پڑھ کر حضرت عیسیٰ یا حضرت موسیٰ یا اسی طرح کسی اور نبی اللہ کے نبی ہونے کا منکر ہو جاتا ہے یا نبی مان کر بھی ان کی بے ادبی یا گستاخی کرتا ہے تو وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے جملہ انبیاء کا انکار کیا وہ اسی وقت دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے یہی حال یہاں ہے کہ کسی ایک صحابی کے شرف صحابیت اور نفس صحابیت کا انکار سب صحابہ کے انکار کو مستلزم ہے اور ایسا شخص اہل سنت سے خارج ہے اور گمراہ ہے کیونکہ نفس صحابیت میں سب صحابہ برابر ہیں۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بے ادب حسنین کریمین کا مدِّ مقابل ہے:۔

رفض وشیعیت کا پہلا زینہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراض

اور آپ کی بے ادبی ہے جبکہ سیدین کریمین، حضور مولا سیدنا امام حسن اور حضور مولا سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سردار جوانان جنت نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کی اور بیس سال کا طویل عرصہ تادم آخر اس بیعت پر قائم رہے ۴۰ تا ۶۰ ہجری بیس سال کا طویل عرصہ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بیعت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رجال کشی صفحہ ۱۰۲ مطبوعہ کربلا، کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ صفحہ ۵۷۰ مطبوعہ تبریز، احتجاج طبرسی جلد ۲ صفحہ ۹ مطبوعہ نجف اشرف جدید۔ جلاء العیون جلد ۱ صفحہ ۳۹۵، الاخبار الطّوال صفحہ ۲۲۰، مطبوعہ بیروت۔ مقتل ابی مخنف طبع نجف اشرف صفحہ ۴ پر جملہ کتبِ اہلِ شیعہ میں موجود ہے۔ ہمارے نزدیک حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی بیس سال تک یہ بیعتِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابیِٔ رسول، صاحبِ ایمان، جنتی اور آپ کی حکومت وسلطنت کا حق ہونا ثابت کرتی ہے اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سب کچھ لٹا دینا لیکن یزید پلید اور لعین کی ایک دن کیلئے بھی بیعت نہ کرنا خود یزید کو بے ایمان، جہنمی، بدکردار اور اس کے باطل ہونے کو ثابت کرتا ہے یہ کتنی مختصر سی بات ہے؟ لیکن افسوس اہل شیعہ اور اہل خوارج نے آج تک اس طرف دھیان نہیں دیا جن کو حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مانا ان کو ہمیں بھی ماننا چاہیے

CS CamScanner

اور جس کا انہوں نے انکار کیا اس کا ہمیں بھی انکار کرنا چاہیے حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلفاء ثلاثہ کی بیعت کی اور ان کو حق جان کر بیعت کی۔ جو بیعتِ علی کے باوجود خلفاءِ راشدین کا منکر ہے وہ حضور مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر ہے اختلافِ علی و معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور مسلکِ اہل سنت و جماعت :۔ حضور مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان قصاصِ دم حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اجتہادی اختلاف ہوا۔ یہ اختلاف حکومت کے لالچ اور بغض وعناد کی بنا پر نہیں بلکہ نیک نیتی اور اجتہاد کی بنا پر ہوا اہل سنت کے نزدیک حق حضور مولا مشکل کشا کی طرف تھا لیکن دوسری طرف بھی بلاشک وشبہ صحابہ بلکہ حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسے عشرہ مبشرہ صحابی تھے کہ جن کے جنتی ہونے کی سرکار ﷺ نے خود بشارت دی تھی دونوں گروہوں میں اہل سنت کے نزدیک اجتہادی اختلاف تھا دونوں طرف کے شہداء کی خود حضور مولا علی نے نماز جنازہ پڑھا کر ان کے ایمان باللہ و ایمان بالرسول اور جنتی ہونے پر مہر لگا دی۔ جنگ جمل و صفین تقدیر کا قضیہ تھا جو ہو کر رہا لیکن فرمانِ رسول ﷺ بھی تو پورا ہونا تھا۔ مسلمانوں کے دو عظم گروہ بننے تھے۔ اختلاف ہونا تھا اور سیدنا امام حسن رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ یہ میرا بیٹا حسن ان دونوں مسلمانوں کے عظیم گروہوں میں صلح کرائے گا۔ چنانچہ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مع حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کر لی یوں اختلافات ختم ہو گئے۔

کل صحابہ کے جنتی ہونے پر اللہ کے رسول اور قرآن مجید کا اٹل

فیصلہ:۔ غور کرنا چاہیے کہ نبی پاک ﷺ دونوں گروہوں کو مسلمان فرما رہے ہیں لہٰذا جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کی طرف کے جملہ صحابہ کو مسلمان نہ مانے تو وہ زبان نبوت کا منکر ہے اور ایسے شخص کے متعلق جو حضور ﷺ کی زبان کا منکر ہو بغیر کسی زیادہ غور و فکر کے کہا جا سکتا ہے کہ اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے دیکھیں خود قرآن مجید واضح الفاظ میں کل صحابہ کو جنتی ارشاد فرما رہا ہے کم از کم اللہ کے فرمان کو تو ضرور ماننا چاہیے۔ لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِکَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ☆ (پ ۲۷ ع ۱۷ سورہ الحدید)

ترجمہ:۔ تم میں سے جس نے فتح مکہ سے پہلے راہِ خدا میں خرچ اور

جہاد کیا وہ برابر نہیں ہوسکتا ایسے لوگوں کے جنہوں نے بعد فتح خرچ کیا اور جہاد کیا ،بعد میں انفاق اور جہاد کرنے والوں سے پہلوں کے درجے زیادہ ہیں اور اللہ نے سب صحابہ سے جنت کا وعدہ کرلیا ہے اور جو تم عمل کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے؛

قرآن کریم کی اس آیت کریمہ میں اگرچہ لفظ جنت موجود نہیں بلکہ؛ اَلْحُسْنٰی ؛ہے لیکن اَلْحُسْنٰی سے مراد جنت اور اس کا ثواب ہے ۔ اس پر تمام شیعہ سنی تفاسیر متفق ہیں۔اہلِ شیعہ کے تفسیر کے امام صاحبِ تفسیر مجمع البیان نے جلد پنجم ص۲۳۲ پر اَلْحُسْنٰی کی تفسیر اَیْ اَلْجَنَّۃَ وَالثَّوَابَ فِیْھَا سے ہی کی ہے۔دوسرے شیعہ مفسر فتح اللہ کاشانی نے تفسیر منہاج الصادقین جلد نہم ص۱۷۱ پر یہی تفسیر کی ۔

بہر حال کل صحابہ جنتی ہیں جن میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمایاں طور پر شامل ہیں

کتاب ہٰذا اہل طریقت کیلئے عظیم تحفہ ہے:۔کتاب آپ کے ہاتھ میں آپ جس سلسلہ طریقت میں بھی خادم ہیں اپنے اسلاف وارثانِ نبوت اولیاء کرام کا عقیدہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں بچشم

CamScanner

خود پڑھ لیں اور آنکھیں بند کر کے اولیاء اللہ والا عقیدہ اپنا لیں کیونکہ وہ اللہ کے دوست ہیں اور یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ کے دوست بھی ہوں اور معاذ اللہ عقیدہ بھی ان کا غلط ہو۔ یہ دو متضاد چیزیں ہیں۔ اولیاء اللہ کے عقیدہ میں ہدایت ہی ہدایت ہے اور برکت ہی برکت ہے کیونکہ یہ اللہ کے مخلصین محبین اور انعام والے گروہ کے عقائد ہیں اللہ کریم ہمیں روز قیامت اولیاء اللہ کے قدموں میں اٹھائے اور دنیا میں ان کے عقائد و اعمال صالحہ کا سچا وارث بنائے (آمین)

از قلم:۔ محمد رفیق کیلانی خادم حضور حضرت کیلیا نوالہ شریف

تذکرہ المحدثین جلد اول صفحہ ۳۷ پر ہے کہ امام مالک فرماتے تھے کہ کوئی رات ایسی نہیں گزرتی جس رات مجھے حضور پر نور ﷺ کی زیارت مبارک نصیب نہ ہوتی ہو آپ کا عقیدہ مبارکہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ ہے: جو شخص حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی ذوالنورین، حضرت علی حیدر کرار، حضرت امیر معاویہ اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم یا کسی بھی اور صحابی کو گمراہ یا کافر کہتا ہے تو اس کو قتل کر دیا جائے کیونکہ اس نے جناب رسول ﷺ اور تمام امت مسلمہ کا انکار کیا ہے اور اگر صرف صحابہ کی شان میں بدزبانی کرتا ہے تو اس کو سخت سزا دی جائے (رسائل ابن عابدین شامی جلد ا صفحہ ۲۰۸ نبراس ۵۵۰، نسیم الریاض جز ۴ صفحہ ۵۶۵)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

مسلمانانِ برصغیر کے جملہ سلاسل طریقت کے بزرگانِ دین کا عقیدہ

سب سے پہلے ان بزرگان دین کے عقائد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں درج کیے جا رہے ہیں کہ جن میں سے کسی نہ کسی سے برصغیر کے ۹۰ فیصد مسلمان سلسلۂ طریقت میں منسلک ہیں ان میں حضور غوث پاک شہنشاہ بغداد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت داتا گنج بخش لاہوری قدس سرہٗ، حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ، تاجدار چشت اہل بہشت حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی قدس سرہٗ، حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی و حضرت خواجہ غلام فرید چشتی قدس سرہما اور حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی اور صاحب ِ بہار شریعت قدس سرہما شامل ہیں۔

حضور پیران پیر شہنشاہ بغداد حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

بارے میں عقیدہ

آپ فرماتے ہیں جو حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مابین اختلافات واقع ہوئے انہیں مشیتِ الٰہی سمجھتے ہوئے اس معاملہ میں زبان بند رکھی جائے بلکہ ان سب کی فضیلتیں بیان کی جائیں اس بات پر اہل سنت و جماعت کا اجماع ہے (غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۷۸)

نیز آپ فرماتے ہیں کہ

"اگر میں راستہ میں بیٹھا ہوں اور حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سواری ادھر سے گزرے اور آپ کی سواری کے قدموں کی خاک اڑ کر مجھ پر پڑ جائے تو اسے اپنے لئے باعث نجات سمجھوں گا" (امداد الفتاویٰ جلد۴ صفحہ ۱۲۲)

حضرت داتا گنج بخش غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں عقیدہ

آپ کشف المحجوب میں فرماتے ہیں؛۔

ایک آدمی حضرت سیدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اس نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ؛ میں ایک غریب درویش آدمی ہوں میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں آج رات کی روزی آپ سے لینی ہے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آدمی سے کہا کہ میرا رزق راستے میں ہے اس کے آنے تک آپ تشریف رکھیں تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص پانچ تھیلیاں دینار کی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے لے کر آیا اور ہر تھیلی میں ایک ہزار دینار تھے اس آدمی نے کہا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سے معذرت کی درخواست کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس مقدار کو آپ چھوٹے کاموں میں صرف وخرچ کریں اس کے بعد آپ کی خدمت میں زیادہ نذرانہ پیش کیا جائیگا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان تھیلیوں کا اشارہ اس درویش کی طرف کیا اور وہ پانچ تھیلیاں اس درویش کو دے دیں (کشف المحجوب صفحہ ۱۴۶ اردو ترجمہ علامہ محمد الطاف نیروی نائب خطیب حضرت داتا صاحب)

حضور مجدد پاک قدس سرہ العزیز کا فرمان؛۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں؛۔

,,جو اختلافات اور جھگڑے صحابہ کرام کے درمیان ہوئے ہیں وہ خواہشاتِ نفسانیہ کی بنا پر ہرگز نہ تھے کیونکہ صحابہ کی ذواتِ قدسیہ حضور پُرنور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبتِ مقدسہ کی برکت سے نفسانی خواہشات اور خلافِ شریعت باتوں سے پاک ہو چکی تھیں اور وہ بلا عذرِ شرعی کسی کو تنگ کرنے سے مبرا تھے: ,,میں جانتا ہوں کہ بے شک اس معاملے میں جناب سیدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور آپ کے مخالف غلطی پر تھے۔ لیکن یہ خطا اجتہادی تھی۔ جو کہ فسق کا باعث نہیں ہوتی بلکہ اس معاملہ میں ان پر ملامت کی گنجائش بھی نہ ہے کیونکہ مجتہد کو خطا پر بھی ایک ثواب ملتا ہے۔ (مکتوباتِ امام ربانی جلد اول مکتوب ۵۴ ص ۸۶)

پھر فرماتے ہیں ,, بعض اوقات صحابہ کرام اجتہادی طور پر حضور پُرنور ﷺ کی رائے مبارکہ کے خلاف اپنی اجتہادی رائے کا اظہار کرتے تھے اسے کسی نے بھی برا نہیں سمجھا اور نہ ہی ان کی مخالفت اجتہادی کے رد میں اللہ کی طرف سے کوئی وحی نازل ہوئی تو جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی مخالفت اجتہادی کیسے کفر ہو گئی۔ لہٰذا جناب علی المرتضیٰ کے مقابلہ میں اجتہاد کرنے والوں پر لعن طعن کیونکر جائز ہو سکتا ہے؟ کیونکہ آپ سے جنگ کرنے والوں کی بڑی تعداد جلیل القدر صحابہ کی ہے جن میں کچھ وہ بھی

CamScanner

شامل ہیں جن کی جنت کی بشارت خود حضور ﷺ اپنی زبانِ وحی ترجمان سے ارشاد فرما چکے تھے۔(مکتوباتِ امام ربانی جلد دوم مکتوب ۳۶ اور ۷۲)

آئیں حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان افروز اور حتمی فیصلہ مانیں

حضور حضرت سیدنا و مرشدنا حضور مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز ترجمانِ حق ہیں۔کیا کوئی ہے ایسا مجدد؟ کہ جس کے اصل نام کی بجائے زمانہ اور مورخ فخر سے انہیں ان کی شانِ مجددیت اور وہ بھی ,,الف ثانی؛ یعنی دو ہزار سال کے عرصہ پر محیط مجددیت کے لقب سے پکارنے میں نہ صرف فخر محسوس کریں۔ بلکہ مجدد الف ثانی ہونا ہی ان کی پہچان بن کر رہ جائے۔آئیں! آپ کا ایمان افروز اور حتمی فیصلہ مان لیں؛آپ ارشاد فرماتے ہیں؛۔

,,اے بھائی! حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اکیلے کا یہ معاملہ نہیں بلکہ آدھے کے قریب صحابہ کرام ان کے ساتھ اس معاملہ میں شریک ہیں۔ لہٰذا اگر حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے ساتھ لڑنے والوں کو فاسق و کافر کہا جائے تو دین کے بڑے حصے سے اعتماد اٹھ جائے گا کیونکہ دین ان حضرات کی تبلیغی کوششوں سے ہی ہم تک پہنچا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی ثقہ سند سے جو احادیث مروی ہیں ان میں مذکور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر معاویہ کے حق میں ہادی اور مہدی ہونے کی دعا مانگی ہے اور آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا مقبول ہے؛ پھر فرمایا

,,اے بھائی! قصاصِ عثمان کے مطالبے کے لئے حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما جو عشرہ مبشرہ اور جنتی ہیں وہ پہلے مدینہ منورہ سے باہر نکلے اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی انکے ساتھ اس بات میں موافقت کی۔ اس طرح جنگِ جمل ہوئی کہ جس میں تیرہ ہزار مسلمان شہید ہوئے اور حضرات طلحہ و زبیر جو کہ عشرہ مبشرہ میں تھے وہ بھی شہید ہو گئے ۔اس کے بعد پھر امیر معاویہ شام کی طرف سے آئے اور ان لوگوں کے ساتھ مل گئے جو قصاصِ عثمان کا مطالبہ کر رہے تھے۔ جس کے نتیجے میں جنگِ صفین ہوئی۔

اے بھائی! ایسے موضوع اور مقام میں محفوظ ترین طریقہ یہی ہے کہ حضرات صحابہ کرام کے باہم اختلافات و جھگڑوں کے بارے میں چپ رہا جائے اور ان کے تنازعات کے ذکر کرنے سے کنارہ کشی کر لی جاے ۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے

اِیَاکُمْ وَمَا شَجَرَ بَیْنَ اَصْحَابِیْ خبردار! صحابہ کرام کے باہم جھگڑوں میں

پڑنے سے بچو۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے اِذَا ذُکِرَ اَصْحَابِیْ فَاَمْسِکُوْا ترجمہ: فرمایا جب میرے صحابہ کا معاملہ آئے تو خاموشی اختیار کرو۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ارشادِ گرامی ہے کہ میرے اصحاب کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ انہیں تم اپنے تیروں کا نشانہ نہ بناؤ امام شافعی نے کہا اور یہ قول حضرت عمر بن عبدالعزیز سے بھی منقول ہے فرمایا تِلْکَ دِمَآءٌ طَهَّرَ اللّٰهُ عَنْهَا اَیْدِیْنَا فَلْنُطَهِّرْ عَنْهَا اَلْسِنَتَنَا ترجمہ:۔ فرمایا کہ اس خون سے جو جنگِ جمل و صفین میں بہا اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں کو اس سے پاک رکھا لہٰذا ہمیں اس سے اپنی زبانوں کو بھی پاک رکھنا چاہیے۔ اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرات کی خطا کو بھی زبان پر نہ لانا چاہیے اور ان کا تذکرہ بجز خیر ہرگز نہ کرنا چاہیے (مکتوبات امام ربانی دفتر اول حصہ چہارم مکتوب نمبر ۲۵۱)

جب ہم اسلاف کے یہ اقوال پڑھتے ہیں اور دوسری طرف مودودی کی خلافت و ملوکیت پڑھتے ہیں تو حق اور باطل واضح ہو جاتا ہے۔ در حقیقت مودودی غیر ملکی اقتدار کے بنائے ہوئے نظامِ تعلیم کا پروردہ ہے کہ جس نے ہماری نسلوں سے ادب ختم کر کے رکھ دیا۔ جس سے نئی نسل کے سر ٹوپیوں اور پگڑیوں سے محروم ہو گئے۔ زبان سے ادب جاتا رہا اور نگاہوں سے حیا۔ ایسے

مورخین کی بدولت ہی ہم اپنے ماضی کے احترام سے محروم ہو گئے کیونکہ ان کا تعلق کسی آستانۂ روحانیت سے نہ تھا۔تصنیف تو اس لئے کی جاتی ہے کہ وہ اسلام پر اعتماد کو بحال کرے لیکن اپنے ماحول میں خود دیکھیں کہ مودودی کی اس تصنیف سے کتنے لوگ اپنے مذہب و ملت سے برگشتہ ہو کر صحابہ کرام کے احترام سے محروم ہو گئے؟ اس مذکورہ تصنیف سے وہ غیر مفید اور ضرر رساں علم برآمد ہوا کہ جس سے امام الانبیاء والمرسلین ﷺ پناہ مانگنے کا ان الفاظ میں حکم فرما رہے ہیں، فرمایا تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ(ابن ماجه) ترجمہ:۔اس علم سے اللہ کی پناہ مانگو جو نفع نہ دے:۔یااللہ! تُو گواہ رہ! ہم تیرے محبوب ﷺ کے حکم سے ایسی جملہ کتب سے پناہ مانگتے ہیں۔اور تیرے محبوبِ عربی ﷺ کے لاڈلے مجدد الف ثانی کے فیصلے پر لبیک کہتے ہیں۔یااللہ! ہمیں روزِ قیامت اپنے انہی پیاروں کی سنگت نصیب فرما کہ جن کی بیعت کر کے احترام کا حق حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے ادا کیا اس ہستی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ہمیں بھی احترام کرنے کی توفیق عطا فرما۔آمین ثم آمین!

تاجدارِ سیال شریف کا فرمان ہدایت نشان

CS CamScanner

سالار چشتیان پنجاب، تاجدار آستانہ عالیہ سیال شریف، پیرو مرشد تاجدر گولڑہ شریف، جلال پور شریف، مرولہ شریف آفتاب شریعت مہتاب طریقت، سماء معرفت وحقیقت حضور خواجہ شمس لدین صاحب چشتی سیالوی نور للہ مرقدہ وزد اللہ فیوضہ کا فرمان ملاحظہ فرمائیں۔

خواجہ شمس الدین العارفین فرمود آنچہ میان علی رضی اللہ عنہ و میر معاویہ رضی للہ عنہ نزاع وخصومت واقع شدہ ست از روئے جتہاد بودنہ ز جہت عناد پس ے درویش اگرچہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ بر خطا بود ولیکن فعل مجتھد کر بر خطا افتد ہم یک ثواب حاصل شود پس درویش را باید کہ در حق یشاں ہیچ نہ گوید (مرأة العاشقین صفحہ ۲۳ در ذکر جہاد صغر و جہاد کبر) بندہ عرض داشت کہ بعض قوم سادات در حق حضرت میر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ عقاد درست نہی و رند بزمرہ عداوتیان حضرت کرم اللہ وجہہ شمارند خواجہ شمس العارفین فرمود۔ تا نکہ در حق جمیع اصحاباں اعتقاد درست ندارد ایمان او کامل نباشد (مرٗۃ ، ۲۸۔ مرٗۃ العاشقین (ملفوظات خواجہ شمس العارفین صفحہ ۱۰۹/۱۳۹ مؤلفہ سید محمد سعد شاہ صاحب لاہوری چشتی سیالوی در ذکر فرقہ رافضیہ) یعنی حضور خواجہ شمسُ لمِلّتِ وَالدِین نے ارشاد فرمایا کہ جناب سیدنا علی لمرتضی اور جناب سیدنا میر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہما کے درمیان جو اختلاف ہوا تھا وہ بغض وعناد کی بنا پر نہیں بلکہ

اجتہاد کی بنا پر تھا اے درویش اگر چہ جناب سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اجتہاد خطا پر مبنی تھا لیکن مجتہد کو خطا پر بھی ایک ثواب ملتا ہے لہٰذا درویش کو چاہیے کہ آپ کی شان میں کوئی گستاخی نہ کرے مؤلف کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی حضور بعض سید حضرات جناب امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں اچھا اعتقاد نہیں رکھتے اور آپ کو جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دشمنوں میں شمار کرتے ہیں اس کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا جب تک تمام صحابہ کرام کے متعلق اعتقاد صحیح نہ رکھا جائے ایمان کامل ہو ہی نہیں سکتا (یعنی جناب سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کرنے والا چاہے سید ہی کیوں نہ ہو اس کا ایمان صحیح نہیں ہے)

پیر سید مہر علی شاہ تاجدار گولڑہ شریف کا عقیدہ

مشہور زمانہ صحیحین کی حدیث ''ان ابنی ہذا سید۔۔۔۔۔الخ'' کو تاجدار گولڑہ شریف نے بیان فرمایا ہے فرماتے ہیں'' آنحضرت ﷺ نے دربارہ حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا تھا اِبْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ لَعَلَّ اللّٰهُ یُصْلِحُ بِهٖ بَیْنَ الْفِئَتَیْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ '' (مہر منیر صفحہ ۴۵۵ طبع ہشتم مطبوعہ لاہور) یعنی انشاء اللہ العزیز اللہ تعالیٰ میرے اس سردار شہزادے کے ہاتھوں مومنوں کی دو

بہت بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا"

حضرت خواجہ غلام فرید چشتی نظامی آف چاچڑاں شریف

جب آنحضرت ﷺ نے دونوں گروہوں کو مسلمان کہا ہے تو کسی مسلمان کے لئے یہ زیبا نہیں ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بدگمانی کرے ان کی بے ادبی کرے اور نامناسب کلام کرے اس وجہ سے بھی کہ یہ صلح امام حسن کی منشاء پر تھی نہ کہ ظلم اور مجبوری سے (ملفوظات خواجہ غلام فرید صفحہ ۱۳۱ جلد ۵ مقبوس جلد ۲) راقم الحروف نے عرض کیا کہ قبلہ میں نے کئی اہلسنت و جماعت کے لوگ دیکھے ہیں جو جناب امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں سوء ظن اور برا اعتقاد رکھتے ہیں حالانکہ وہ جلیل القدر صحابی تھے تو حضرت اقدس نے فرمایا قرآن مجید میں مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ .... رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ میں رحمت شفقت الفت و محبت ثابت ہے اس میں کسی قسم کی تاویل کی گنجائش نہیں ہے لہٰذا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درمیان جو مشاجرت، مخالفت اور مجادلت ہوئی وہ اجتہاد کی وجہ سے ہوئی نہ کہ بغض و عداوت، حسد و کینہ اور دشمنی کی وجہ سے اگرچہ لوگوں نے ایک کو برحق اور دوسرے کو خطا پر سمجھا ہے لیکن چونکہ دونوں کی غرض اظہار حق تھی اس لئے جو حق پر نہ تھا اس کو ثواب میں سے ایک حصہ ملا (پھر

شان صحابہ میں چند احادیث لکھ کر فرمایا) لہٰذا صحابہ کرام کے متعلق بدگمانی اور بدظنی کرنا اوران کے لئے بداعتقاد ہونا جناب مخبرصادق علیہ السلام کی تکذیب ہے اوران آیاتِ قرآن کی تکذیب ہے جو صحابہ کرام کی مدح وثناء میں نازل ہوئیں اور جناب مخبرصادق ﷺ اور آیات قرآنی کی تکذیب سے کفرلازم آتا ہے نعوذ باللہ من ذالک پس ہم پرواجب ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خبراور قرآن شریف پرایمان رکھیں اور تمام صحابہ کرام کوصدق دل سے دوست رکھیں چنانچہ جناب امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکابرصحابہ میں سے ہیں۔ان کے حق میں بغض وحسدرکھنا اور بدگمانی کرنا سراسرشقاوت ہے (مقابیس المجالس جلد ۵ صفحہ ۱۰۱۶،مقبوس ۳۳ صفحہ مطبوعہ لاہور)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت فاضل بریلوی کا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں عقیدہ

امام اہل سنت،مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں صاحب محدث بریلوی نے جناب سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں چھ عدد رسالے تصنیف فرمائے ہیں۔

۱ البشریٰ العاجلہ من تحف آجلہ (تفضیلیہ ومفسقان امیر معاویہ کارد)

۲ عرش الاعزاز والاکرام لاول ملوک الاسلام (مناقب سیدنا امیر معاویہ)

۳ ذب الاھواء الواھیہ فی باب الامیر المعاویہ (آپ پر کئے گئے مطاعن کا جواب)

۴ اعلان الصحابہ الموافقین لامیر معاویہ و ام المؤمنین (جناب امیر معاویہ اور ام المؤمنین کے ہمنوا اصحابہ کا بیان)

۵ الاحادیث الراویہ لمدح الامیر معاویہ (مناقب امیر معاویہ والی احادیث کا بیان)

۶ لمعۃ الشمعہ لھدی شیعۃ الشنیعہ (تفضیل وتفسیق کے متعلق سوالات کے جوابات)

صرف ایک فرمان ہی فاضل بریلوی کا درج کرنا کافی ہے آپ فرماتے ہیں کہ جناب سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بدزبانی کرنے والا دوزخ کے کتوں میں سے ایک کتا ہے (احکام شریعت صفحہ ۱۲۲)

صاحبِ بہارِ شریعت کا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں عقیدہ اور فتویٰ

CS CamScanner

صدر الشریعہ جناب مولانا امجد علی اعظمی قادری علیہ الرحمہ فقہ حنفی کی معتمد، مستند اور منفرد جامع کتاب بہار شریعت میں بیان فرماتے ہیں ''کسی بھی صحابی کے ساتھ سوء عقیدت بد مذہبی و گمراہی و استحقاق جہنم ہے کہ وہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ بغض ہے ایسا شخص رافضی ہے اگر چہ چاروں خلفاء کو مانے اور اپنے آپ کو سنی کہے مثلاً جناب امیر معاویہ، ان کے والد حضرت ابوسفیان، اور والدہ ماجدہ حضرت ہندہ، حضرت سیدنا عمرو بن عاص، حضرت مغیرہ بن شعبہ، اور حضرت ابو موسیٰ حتیٰ کہ حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔۔۔۔ان میں سے کسی کی شان میں بھی گستاخی تبرا ہے اور اس کا قائل رافضی ہے ۔۔۔۔صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے باہم جو واقعات ہوئے ان میں پڑنا حرام حرام سخت حرام ہے ۔۔۔۔جناب امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد تھے ان کا مجتہد ہونا سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث صحیح بخاری میں بیان فرمایا ہے مجتہد سے صواب و خطا دونوں صادر ہوتے ہیں ۔۔۔اور خطاء اجتہادی پر مجتہد سے عنداللہ مؤاخذہ نہیں ۔۔۔۔اور فیصلہ وہ جو خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مولا علی کی ڈگری اور (جناب) امیر معاویہ کی مغفرت رضی اللہ عنہما۔ جو بعض جاہل کہا کرتے ہیں کہ ۔۔۔حضرت امیر معاویہ کا نام لیا جائے تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ کہا جائے محض باطل اور بے اصل ہے حضرت امیر معاویہ کی بادشاہی

اگر چہ سلطنت ہے مگر کس کی؟ محمد رسول ﷺ کی سلطنت ہے سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک فوج جرار جانثار کے ساتھ عین میدان میں بالقصد و بالاختیار ہتھیار رکھ دیئے اور خلافت جناب امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کردی اور ان کے ہاتھ پر بیعت فرمالی اور اس صلح کو حضور اقدس ﷺ نے پسند فرمایا اور اس کی بشارت دی۔۔۔تو جناب امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر معاذ اللہ فسق وغیرہ کا طعن کرنے والا حقیقتاً حضرت امام حسن مجتبیٰ بلکہ حضور سید عالم ﷺ بلکہ حضرت (اللہ) عزوجل وعلا پر طعن کرتا ہے۔۔۔اب کسی بھی صحابی پر ''فئہ باغیہ'' کا اطلاق بھی جائز نہیں (بہار شریعت جلد ا صفحہ ۶۰، صفحہ ۶۱)

حضور پرنور نبی کریم ﷺ نے خود مل کرا ولیاءِ امت کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان کا مشاہدہ کرایا

بلاتفریق مسلک و مذہب پوری امت کے نزدیک ''حیات النبی با تصرف الآن کما کان'' کا مسئلہ متفق علیہ ہے صحاح ستہ میں حضور پرنور نبی کریم رؤوف و رحیم ''صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی قولی احادیث مبارکہ کی رو سے جسے آپ ﷺ خواب میں ملیں وہ حضور اکرم ﷺ ہی ہوتے ہیں کوئی دوسرا خواب میں بھی آپ کی مثل بن کر نہیں آسکتا آئیں دیکھتے ہیں حضور پرنور نبی کریم ﷺ نے خود

خواب میں مل کر اپنے پیاروں کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان کا مشاہدہ کیسے کرایا ہے؟

۱:۔ حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ راشد فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی حاضر خدمت ہیں میں نے سلام عرض کیا اور بیٹھ گیا اتنے میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ اور حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حاضر کیا گیا پھر ان دونوں کو ایک کمرے میں داخل کر کے دروازہ بند کر دیا گیا تھوڑی دیر کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باہر نکالا گیا آپ فرما رہے تھے رب کعبہ کی قسم! فیصلہ میرے حق میں ہو گیا اور میں قتل عثمان سے بری قرار دیا گیا پھر تھوڑی دیر بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باہر لایا گیا وہ فرما رہے تھے رب کعبہ کی قسم! مجھے بھی بخش دیا گیا اور میری اجتہادی خطا معاف فرما دی گئی (کتاب الروح لابن قیم صفحہ ۲۶، البدایہ جلد ۸ صفحہ ۱۳۰، کیمیائے سعادت امام غزالی صفحہ ۴۸۴)

۲:۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

بارے معمولی لغزش پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حضور پیر کیلانی کو تنبیہ فرمانا اور پھر استغفار کرنے پر گود میں لے کر کافی دیر تک بغل گیر رہنا

اس دور پرُ فتن میں دیگر کئی فتنوں کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیم اجمعین بالخصوص حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے ادبی کا فتنہ بھی سر اٹھا رہا ہے میرے شیخ کامل مرشد برحق حضور قبلۂ عالم الحاج حضرت پیر السید محمد باقر علی شاہ صاحب بخاری نقشبندی مجددی سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف اکثر یہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جس میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے معمولی لغزش پر خود بنفس نفیس خواب میں تنبیہہ فرمائی اکثر کتابوں میں یہ واقعہ چھپ چکا ہے مجھے یہ سعادت مل رہی ہے کہ آپ کے اپنے دست مبارک سے تحریر کردہ یہ واقعہ یہاں درج کیا جارہا ہے آپ ارشاد فرماتے ہیں:۔

؛ اکثر لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے ادبی اور گستاخی کے دروازہ سے بدعت رِفض میں داخل ہوتے ہیں ہاں جس پر خدا تعالیٰ رحم وکرم فرما

دے تو اس کو تنبیہ ہو جاتی ہے اور توبہ کی توفیق نصیب ہو جاتی ہے چنانچہ قبلۂ عالم حضور والد ماجد صاحب عرس رحمۃ اللہ علیہ کے وصال مبارک کے چند ماہ بعد کی بات ہے کہ ایک بیلی نے جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنگ کرنے کا ذکر کیا تو میں نے بھی نسبی حمیت کے جذبہ کے تحت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کچھ ناپسندیدگی کے الفاظ کا اظہار کیا منہ سے الفاظ نکلنے کی دیر تھی کہ یک لخت طبیعت منقبض ہو گئی اور باطن کا سرور اور کیف بے کیفی اور بے لذتی کے ساتھ تبدیل ہو گیا اور اسی پریشانی کے عالم میں توبہ اور استغفار کرنا شروع کیا رات کو جب نیند آئی تو عالم رویا میں دیکھتا ہوں کہ حضور قبلۂ عالم والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹھک شریف میں بیٹھا ہوں تو رحمت عالم نور مجسم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور آپ کے پیچھے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما ہیں اور ان کے پیچھے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گلے میں تلوار لٹک رہی ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزر کر میرے پاس تشریف لائے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اشارہ کر کے مجھے فرمایا کہ ان کے متعلق تو نے ایسے الفاظ کیوں کہے ہیں؟ میں نے عرض کیا مجھ سے

غلطی ہوگئی ہے پھر آپ نے فرمایا تو نے یہ لفظ کیوں کہے ہیں؟ میں نے عرض کیا
غلطی ہوگئی ہے پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت
امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس تشریف لے گئے اس کے بعد میں نے توبہ
استغفار کرنی شروع کی چنانچہ اسی دوران حضور قبلۂ عالم والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کی
کئی بار زیارت بھی نصیب ہوئی تاہم طبیعت کی بے چینی دور نہ ہوئی انہی ایام
میں ایک رات خواب میں دیکھا کہ مرشد حقانی حضرت قبلۂ شیر ربانی سرکار اعلیٰ
حضرت شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں ۔ میں بھی حاضر ہوں چند اور بیلی
بھی آپ کے پاس حاضر ہیں سامنے دریا ہے جو کہ کناروں تک بھرا ہوا ہے حضور
قبلۂ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دریا کس طرح پار کریں گے؟ میں نے
عرض کیا حضور میں تیرنا جانتا ہوں آپ میرے کندھوں پر سوار ہوں تیر کر دریا پار
کرلوں گا چنانچہ جناب نے میری درخواست منظور کرلی اور دریا میں اترنے کے
لئے جو گزرگاہ بنی ہوئی ہے میں اس میں بیٹھ گیا اور حضرت شیر ربانی سرکار
شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر مجھ پر اس طرح سوار ہوئے کہ
جناب کا دایاں قدم مبارک میرے سینے اور پیٹ کے دائیں حصہ پر اور جناب
کا بایاں قدم مبارک میرے سینے اور پیٹ کے بائیں حصے پر ہے اور میں نے
اپنے ایک ہاتھ سے جناب کو تھاما ہوا ہے اور دوسرے ہاتھ سے تیر رہا ہوں اور

جناب نے میرا سر پکڑا ہوا ہے۔ جب نصف دریا کے قریب ہم پہنچے تو حضور قبلۂ عالم نے فرمایا کہ لالیا! سنبھل کر چلنا اب میرا بوجھ بھی تجھ پر ہی ہے۔ میں نے عرض کیا جناب کی دعا کی ضرورت ہے پھر کوئی فکر نہیں۔ چنانچہ اسی حال میں دریا عبور کیا ان تمام زیارتوں اور بشارتوں کے باوجود دل میں ایک بات بیٹھ گئی تھی کہ تنبیہ کے وقت سرکار دو عالم ﷺ خود تشریف لائے تھے لہٰذا یقینی معافی اس وقت ہوگی جب سرکار ابد قرار ﷺ خود اپنے جمال با کمال سے نوازدیں گے چنانچہ ایک رات سویا تو قسمت جاگ اٹھی مکۃ المکرمہ میں حرم کعبہ شریف میں حضور پرنور نبی کریم رؤوف ورحیم ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی اور تقریباً ایک گھنٹہ تک حضور اکرم ﷺ اپنی آغوش مبارک میں لیے کمال رحیمی کریمی سے بغل گیر رہے اور پھر اسی حالت میں سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے مجھے آقا و مولیٰ ﷺ نے شفقت بھرے لہجے میں ارشاد فرمایا آؤ جماعت کیساتھ نماز ادا کریں۔ عصر کی جماعت تیار تھی اس طریقے سے حضور اقدس ﷺ نے شرف زیارت سے نوازا اور بے سکون دل کو سکون اور قرار کی دولت سے مالا مال کیا تب جا کر مجھے اطمینان ہوا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں جو معمولی سی نامناسب بات میں نے کی تھی آج اس کی معافی ہوگئی ہے۔

قارئین حضرات؛۔ کہتے ہیں فلاں کو عقل زیادہ ملی ہے اور فلاں کو رزق زیادہ
لیکن ہمارے حضور قبلۂ عالم حضرت صاحب ارشاد فرماتے ہیں یہ دونوں باتیں
غلط ہیں عقل اس کی زیادہ ہے جسے صراط مستقیم نصیب ہو بے شک کچھ کم ہی پڑھا
ہو اور رزق اس کا زیادہ ہے جس کے نصیبوں میں اعمالِ صالحہ کی دولت زیادہ
ہے۔اس فرمان کی روشنی میں صراط مستقیم والوں کا عقیدہ آپ کے سامنے اس
کتاب میں روز روشن کی طرح واضح کر دیا گیا ہے آپ جس سلسلہ طریقت میں
بھی خادم ہیں ان اولیاء اللہ کے عقیدہ کو بار بار پڑھیں اور اپنا عقیدہ حضرت امیر
معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں اولیاء اللہ اور مسلک حق اہلسنت و
جماعت کے مطابق درست کر لیں اللہ تعالیٰ ہمیں اولیاء اللہ کے قدموں میں
روز قیامت جگہ نصیب فرمائیں یا اللہ اس تحریر کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا
فرما اور اسے خلق خدا کی ہدایت کا ذریعہ بنا (آمین ثم آمین)

(تمام حوالہ جات دارالتبلیغ آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف سے حضرت
امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موضوع پر چھپنے والی کتب "دشمنان امیر معاویہ
کا علمی محاسبہ" "مناقب سیدنا امیر معاویہ" اور "حضرت امیر معاویہ کے حق میں
اہل بیت رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ" سے ماخوذ ہیں (کیلانی)

جملہ اخراجات کتابت و اشاعت قبلہ عالم حضرت صاحب غوث الاغنیاء نے ادا فرمائے ہیں (کیلانی)

نذرانۂ عقیدت

بحضور حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

سیدِ ہجویر مخدومِ امم — مرقدِ او پیرِ سنجر را حرم

بندہائے کوہسار آساں گسیخت — در زمینِ ہند تخمِ سجدہ ریخت

عہدِ فاروق از جمالش تازہ شد — حق ز حرفِ او بلند آوازہ شد

پاسبانِ عزتِ امّ الکتاب! — از نگاہش خانۂ باطل خراب

خاکِ پنجاب از دمِ او زندہ گشت — صبحِ ما از مہرِ او تابندہ گشت

عاشق و ہم قاصدِ طیّارِ عشق — از جبینش آشکار اسرارِ عشق

از:- علامہ اقبال